روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 23 جون 2011ء 20 رجب 1432 ہجری 23 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 143

دجال سے پناہ کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
آنحضرت ﷺ درج ذیل دعا پڑھتے اور صحابہؓ کو سکھاتے تھے۔
اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من المأثم حدیث نمبر 581)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کے لئے کامل شہادت نہیں ہوسکتے اور یہ ایسی مہر نہیں ہے کہ کوئی جعلساز اس کے بنانے پر قادر نہ ہو بلکہ یہ تو عقل کے چشمۂ عام کی ایک گداگری متصور ہوسکتی ہے۔ پھر اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ عقلی باتیں جو ایک کتاب نے لکھیں درحقیقت وہ الہامی ہیں یا کسی اور کتاب سے چرا کر لکھی گئی ہیں اور اگر فرض بھی کر لیں کہ وہ چرائی ہوئی نہیں ہیں تو پھر بھی ہستی باری تعالیٰ پر وہ کب دلیل قاطع ہوسکتی ہیں اور کب کسی طالب حق کا نفس اس بات پر پوری تسلی پاسکتا ہے کہ فقط وہی عقلی باتیں یقینی طور پر آیت خدا نما ہیں اور کب یہ اطمینان بھی ہوسکتا ہے کہ وہ باتیں بکلی غلطی سے مبرا ہیں۔ پس اگر ایک مذہب صرف چند باتوں کو عقل یا فلسفہ کی طرف منسوب کر کے اپنی سچائی کی وجہ بیان کرتا ہے اور آسمانی نشانوں اور خارق عادت امور کے دکھلانے سے قاصر ہے تو ایسے مذہب کا پیرو فریب خوردہ یا فریب دہندہ ہے اور وہ تاریکی میں مرے گا۔

غرض محض عقلی دلائل سے تو خدائے تعالیٰ کا وجود بھی یقینی طور پر ثابت نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ کسی مذہب کی سچائی اس سے ثابت ہو جائے اور جب تک ایک مذہب اس بات کا ذمہ وار نہ ہو کہ وہ خدا کی ہستی کو یقینی طور پر ثابت کر کے دکھلائے تب تک وہ مذہب کچھ چیز نہیں ہے اور بدقسمت ہے وہ انسان جو ایسے مذہب پر فریفتہ ہو۔ ہر ایک وہ مذہب لعنت کا داغ اپنی پیشانی پر رکھتا ہے جو انسان کی معرفت کو اس مرحلہ تک نہیں پہنچا سکتا جس سے گویا وہ خدا کو دیکھ لے اور نفسانی تاریکی روحانی حالت سے بدل جائے اور خدا کے تازہ نشانوں سے تازہ ایمان حاصل ہو جائے اور نہ صرف لاف کے طور پر بلکہ واقعی طور پر ایک پاک زندگی مل جائے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 60)

بیوت الحمد منصوبہ کی اہمیت

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اسی طرح سات صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاتی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اگر دنیا کے تمام احمدیوں کی کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہوسکتا ہے۔

دفتر اول کو زندہ رکھیں

حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا:۔
''تحریک جدید کے شروع کی جو قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تاقیامت زندہ رکھا جائے۔ ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ اور ان کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں۔''
(روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005ء)

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کی طرف سے چندہ ادا فرما رہے ہیں تو براہ کرم خاکسار کو اپنے مرحوم بزرگ کے کمپیوٹر کوڈ کے ساتھ اس کی اطلاع دیں تا کہ دفتری ریکارڈ مکمل رکھا جاسکے۔ شاملین دفتر اول تحریک جدید کے کمپیوٹر کوڈز کی کتاب ہر جماعت کے صدر کے پاس موجود ہے اور اگر آپ چندہ ادا نہیں فرما رہے تو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے چندہ کی ادائیگی فرمائیں۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرم عبدالفاطر ملک صاحب صدر جماعت

ٹورین اٹلی کی کیتھولک چرچ لائبریری کو انگریزی اور عربی تفاسیر قرآن کریم کا تحفہ

گزشتہ سال جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اٹلی کے تاریخی دورہ پر یہاں تشریف لائے تو آپ Turin کے شہر میں کفن مسیح دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ اس تاریخی موقع پر کفن مسیح کی نمائش کے ڈائریکٹر Monsignor Ghiberti کی پیشکش پر حضور انور قریب ہی واقع Catholic church کی ایک لائبریری دیکھنے گئے اور اس موقع پر حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس لائبریری کے لئے تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ اور انگلش میں Five volume Commentary کا تحفہ پیش کیا جائے۔

حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مورخہ 2/ مارچ 2011ء کو قرآن مجید کے یہ نسخے اس لائبریری کو پیش کئے گئے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ اٹلی کی نمائندگی مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ سوئٹزرلینڈ و اٹلی، خاکسار ملک عبدالفاطر صدر جماعت احمدیہ اٹلی، مکرم بشیر الدین توماسی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ اٹلی، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم سعید آزوگا صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ اٹلی اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب جو کہ عرب دوست ہیں اور Turin میں رہائش رکھتے ہیں نے کی۔ ان کے علاوہ مکرم وسیم شاہ صاحب آف Zurich بھی موجود تھے۔ قرآن مجید کی تفاسیر کا یہ بیش قیمت تحفہ قبول کرنے کے لئے Monsignor Ghiberti جو کہ کفن مسیح کی نمائش کے ڈائریکٹر ہیں اور جن کو حضور کے سفر اٹلی کے دوران حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا کے علاوہ Don Andrea Pacini جو کہ دین کا مطالعہ رکھتے ہیں اور حضور سے ملاقات کے خواہشمند تھے لیکن کفن مسیح کی نمائش کے علاوہ دیگر مصروفیات کی وجہ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں کر سکے تھے اور Don Alberto Piola جو کہ اس لائبریری کے ڈائریکٹر ہیں موجود تھے۔

پہلے سے طے شدہ وقت کے مطابق ہم سب بعد دوپہر ساڑھے چار بجے لائبریری میں پہنچے تو لائبریری کے ڈائریکٹر Don Alberto Piola نے لائبریری سے باہر ہی ہمیں خوش آمدید کہا اور پھر چند لمحے بعد Don Andrea Pacini بھی وہاں آ گئے۔ خاکسار نے Monsignor Ghiberti کے بارہ میں دریافت کیا تو Don Alberto Piola نے بتایا کہ ان کو تو آپ لوگوں سے ملنے کا اتنا شوق ہے کہ وہ قریباً دو گھنٹے پہلے یہاں آ گئے تھے۔ اس دوران وہ بذات خود بھی تشریف لے آئے اور اپنے مخصوص دھیمے مگر پیار بھرے لہجے میں ہم سب کو سلام کیا اور ہمیں لائبریری کے اندر Main Hall میں سے گزر کر پیچھے واقع ایک دفتر میں لے گئے۔ اس دوران Don Andrea Pacini نے دریافت کیا کہ کیا آپ سب دوست احمدی ہیں اور کن ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ جی ہم سب اللہ کے فضل سے احمدی ہیں اور پاکستان، گھانا، مصر اور مراکش سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس چھوٹے سے گروپ میں اتنی قومیتوں کے ہونے کو سراہا اور حیرت کا اظہار کیا۔ دفتر میں پہنچنے پر انہوں نے پوچھا کہ اٹلی میں احمدیوں کی کتنی تعداد ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ الحمدللہ اب تجنید پانچ سو سے تجاوز کر چکی ہے اور اس تعداد میں دس سے زیادہ قومیتیں شامل ہیں۔

Don Alberto Piola نے پوچھا بتایئے آج آپ ہمارے لئے کیا تحفہ لے کر آئے ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ اس لائبریری کے لئے قرآن مجید کی پانچ جلدوں میں انگریزی تفسیر اور اسی طرح اس کی تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ تحفہ کے طور پر لے کر آئے ہیں۔

Monsignor Ghiberti نے لائبریری میں موجود قرآن مجید کے اطالوی زبان میں ترجمہ کا ایک نسخہ دکھاتے ہوئے کہا کہ اب تک تو ہمارے پاس صرف یہ ترجمہ تھا لیکن یہ ترجمہ کسی اطالوی Publisher کا شائع شدہ ہے اور عربی عبارت کے بغیر ہے۔ آپ کے اس تحفہ سے ہماری لائبریری کو بہت فائدہ ہوگا۔

خاکسار نے ذکر کیا کہ حضور انور کی تشریف آوری پر اٹلی میں اور خصوصاً Turin میں عزت افزائی سے ہم سب بہت متاثر ہوئے۔ اس پر Don Andrea Pacini نے کہا کہ مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ آپ کے خلیفۂ وقت تشریف لائے تھے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں نے ان سے ملاقات کے اس موقع کو کھو دیا (جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے Don Andrea Pacini حضور انور کے ساتھ ملاقات کے خواہش مند تھے لیکن آخری وقت پر کفن مسیح کی نمائش کے علاوہ دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس شرف سے محروم رہے)۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کو اور آپ کے خلیفۂ وقت کو کفن مسیح دیکھنے کی خواہش کیسے ہوئی۔ اس پر مکرم صداقت احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں عقیدہ کا مفصل ذکر کیا اور بتایا کہ اس ناطے سے ہم کفن مسیح کو ایک اہم اور مقدس کپڑا سمجھتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ حضور انور کا اٹلی میں عین ان ایام میں تشریف لانا ایک قدرتی امر تھا۔ یہ نہیں کہ planning کے ساتھ ان ایام میں تشریف لائے۔ Don Andrea Pacini نے بتایا کہ مَیں سرینگر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر جس کا آپ نے ذکر کیا ہے دیکھنے گیا تھا۔

مربی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہم پرامن دینی تعلیم کے داعی ہیں اور دین کے نام پر ہر قسم کی انتہاپسندی اور دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں اور انتہا پسند قوتیں اس جماعت کو اپنے مقاصد کے حصول میں ایک رکاوٹ سمجھتی ہیں۔

Don Andrea Pacini کے دریافت کرنے پر مکرم مربی صاحب نے دوسرے ممالک مثلاً بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ میں جماعت کی مخالفت کے بارہ میں بھی بتایا۔

Monsignor Ghiberti نے حضور کے ساتھ ملاقات کو یاد کرتے ہوئے بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔ آخر میں بطور یادگار تصویریں لی گئیں اور یوں نہایت پُر وقار اور مثبت ماحول میں یہ تقریب قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد اختتام کو پہنچی۔

(الفضل انٹرنیشنل 29/اپریل 2011ء)

تحریک سالکین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدیوں کی تربیت و اصلاح کی غرض سے 27 دسمبر 1933ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک نہایت اہم تحریک ''تحریک سالکین'' کے نام سے جاری فرمائی۔ یہ تحریک تین سال کے لئے تھی اس کے مقاصد حضور کے الفاظ میں یہ تھے۔

''تربیت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تربیت ابدال یا تبدیلی سے ہوتی ہے اور ایک تربیت سلوک سے ہوتی ہے۔ صوفیاء نے ان دونوں طریق کو تسلیم کیا ہے۔ تبدیلی یہ ہے کہ انسان کے اندر کسی اہم حادثہ سے فوراً ایک تبدیلی پیدا ہو جائے اور سلوک یہ ہے کہ مجاہدہ اور بحث سے آہستہ آہستہ تبدیلی پیدا ہو۔ یورپ والے بھی ان کو تسلیم کرتے ہیں اور وہ فوری تبدیلی کو کنورشن (conversion) کہتے ہیں صوفیاء کنورشن کو ہی ابدال کہتے ہیں۔ ابدال کی مثال یہ ہے کہ لکھا ہے ایک شخص ہمیشہ برے کاموں میں مبتلاء رہتا تھا۔ اسے بہت سمجھایا گیا۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک دفعہ کوئی شخص گلی میں سے گزرتا یہ آیت پڑھ رہا تھا......

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ مومن کے دل میں خشیت اللہ پیدا ہو۔ اس وقت وہ شخص ناچ اور رنگ رلیوں میں مصروف تھا۔ یہ آیت سنتے ہی چیخیں مار کر رونے لگ گیا۔ سارا قرآن سن کر اس پر اثر نہ ہوتا تھا لیکن یہ آیت سن کر ان کی حالت بدل گئی۔ یہ اصلاح کنورشن کہلاتی ہے۔ ایک سلوک ہوتا ہے۔ یعنی انسان اپنی اصلاح کی آہستہ آہستہ کوشش کرتا ہے۔ وہ ذکر الٰہی کرتا ہے اور دوسروں سے دعائیں کراتا ہے اور اسی طرح اپنی اصلاح میں لگا رہتا ہے لیکن کبھی یہ دونوں باتیں ایک ہی انسان میں پائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ میں جو شخص داخل ہوتا ہے اس پر یہ دونوں حالتیں آتی ہیں جب کوئی پہلے پہل داخل ہوتا ہے تو ابدال میں شامل ہوتا ہے ایک عظیم الشان تغیر اس پر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے......شام کے ابدال تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں گو اس جگہ ابدال شام کا ذکر ہے لیکن اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ احمدیت میں سچے دل سے داخل ہونے والے ابدال میں شامل ہوتے ہیں۔ یعنی شخصیت کو بدلنے والی ایک فوری تبدیلی ان میں پیدا ہوتی ہے جیسا کہ اس لفظ کے معنوں سے ثابت ہوتا ہے۔ بدل عوض کو کہتے ہیں اور تغیر کو بھی، مراد یہ ہوتی ہے کہ پہلے وجود کی جگہ ایک نیا وجود اس شخص کو ملتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بعض لوگ پورے ابدال بن جاتے ہیں اور بعض ناقص یعنی کچھ حصہ ان کا سلوک کا محتاج رہ جاتا ہے اور ان لوگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ مجاہدات سے اپنے بقیہ نقصوں کو دور کریں اس قسم کے نقصوں کو دور کرنے کے لئے وعظ اور نصیحت کی جاتی ہے۔ مگر خالی وعظ سے یہ کام نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک مستقل نگرانی کی حاجت باقی رہتی ہے۔''

(انوار العلوم جلد 13 ص 345)

حضور نے 1934ء کے اوائل میں تحریک سالکین کی نسبت متعدد خطبات دیئے اور 9،23 فروری اور 23 مارچ کے خطبات جمعہ میں سالکین کو پانچ بنیادی ہدایات دیں جو یہ تھیں:۔

اوّل یہ کہ بجائے اپنے کسی بھائی کو بدنام کرنے کے پہلے عام رنگ میں نصیحت کی جائے کہ وہ لوگ جنہیں کہیں سے روپیہ آنے کی امید نہ ہو۔ وہ قرض نہ لیا کریں۔ **دوم** روپیہ دینے والوں کو نصیحت کریں کہ ایسے لوگوں کو قرض دینے سے اجتناب کیا کریں۔ **سوم** یہ کہ دھوکہ باز کا فریب جماعت میں ظاہر کریں تا لوگ اس سے بچ کر رہیں۔ (الفضل 15 فروری 1934ء ص 8)

چہارم احباب اپنے اپنے نقائص کا پتہ لگائیں اور ان کی اصلاح کریں۔ اس سلسلہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا جائے۔ دوسرے امر پر غور کیا جائے کہ غیر اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

(الفضل یکم مارچ 1934ء ص 8 کالم 1)

پنجم رب العالمین کی صفت کے ماتحت تو کام ہوتے ہی رہتے ہیں۔ رحمانیت کی صفت کے ماتحت بھی نیکیاں کریں اور اس نیت سے کریں کہ دین کو تقویت ہو۔ (الفضل 29 مارچ 1934ء)

یہ گویا پانچ ستون تھے جن پر تحریک سالکین کی بنیاد رکھی گئی۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

آنحضرت ﷺ کی خداداد فراست و بصیرت

﴿قسط اول﴾

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں راہم بخواں

دنیا میں انسان کو قدم قدم پر امتحان اور مشکلات و مصائب کی کئی تاریکیاں درپیش ہیں۔ لامذہب دنیا دار تو اس وادی ظلمت کو طے کرنے کے لئے اپنے علم، تجربہ اور ذہانت کو کام میں لاتے ہیں جو کبھی کامیاب ہوجاتے ہیں تو کبھی ناکام۔ لیکن ایک خالص مذہبی انسان کا طرز عمل قدرے مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی عالم الغیب اور قادر مطلق ہستی پر یقین رکھتا اور اس سے تعلق کا دم بھرتا ہے جو سراپا نور (روشنی) ہونے کے ساتھ ہادی و مجیب بھی ہے۔ وہ اپنے بندوں کی پکار کا جواب دیتا اور اپنی رضا اور سلامتی کی راہوں کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس لئے اگر دنیا والوں کے نزدیک فراست سے مراد محض انسان کی عقل فطری و جبلی ذہانت اور محنت و تجربہ سے حاصل ہونے والی دانش مندی ہے۔ تو ایک عارف باللہ اپنے مولیٰ کے عطا کردہ نور معرفت اور اس کے فضل سے حاصل ہونے والی بصیرت روحانی کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ اس کے دل و دماغ کو منور کر کے کامیابی کی راہیں دکھا دیتا ہے۔ ورنہ محض عقل تو الہام کی روشنی کے بغیر اندھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کی کامیابی کی شرح اہل دنیا کی جبلی ذہانت اور تجرباتی دانش مندی سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور ان کے ماننے والوں کی تاریخ اور سیرت اس پر شاہد ناطق ہے۔ جن میں سرفہرست ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں جن کی ذات میں یہ معجزہ رونما ہوا کہ وہ امّی اور ناخواندہ ہو کر ساری دنیا کے معلم کتاب و حکمت بنائے گئے۔

امّی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد، حجتے روشن ترے

اسی کامیاب ترین انسان حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نورانی زندگی کے خوبصورت اور دلچسپ واقعات کا مطالعہ یہاں مقصود ہے۔ غرض یہ کہ اس بزرگ ہستی کے اسوۂ حسنہ سے ہم اپنے لئے فراست کے عمدہ نمونے اور سبق تلاش کریں۔

دراصل فراست و بصیرت سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی واقعہ سے پہلے آثار سے ہی اس کو بھانپ لے۔ یہ ادراک اسے اپنے حواس یعنی آنکھ، کان یا دل کسی ذریعہ سے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ جس کے بعد وہ مناسب پیش بندی کر کے ممکنہ نقصان سے بچ سکتا ہے اور متوقع فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کی تعریف کرتے ہوئے انہیں اولی الابصار یعنی صاحب بصیرت کے خطاب سے نوازا ہے۔ جس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو بصر اور بصیرت سے اس کے کام اور کلام کو دیکھتے اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور یہ خوبی تزکیۂ نفس اور باطنی پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہے۔

اہل فراست کی عمدہ مثالیں پیش کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کیا خوب کہا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ فراست رکھنے والے تین گزرے ہیں۔

اول، عزیز مصر، جنہوں نے اپنی بیوی کو حضرت یوسفؑ کے بارہ میں یہ کہا کہ ”اس کی رہائش کی جگہ باعزت بنانا۔ امید ہے کہ یہ لڑکا ہمارے لئے نفع رساں ہوگا یا شاید ہم اسے بیٹا ہی بنالیں“۔ (سورۃ یوسف:22)

دوسرے شعیب کی صاحبزادی جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں اپنے باپ سے کہا کہ اسے ملازم رکھ لیں کیونکہ ملازم وہی بہترین ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو“۔ (القصص: 27)

جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں موسیٰؑ کی امانت کا کیسے علم ہوا؟ تو کہنے لگی میں اسے اپنے گھر لے کر آتے ہوئے راستہ بتانے کے لئے آگے چل رہی تھی تو وہ مجھے (پردہ اور حفاظت کی خاطر) اپنے پیچھے کر کے خود آگے چلنے لگا۔

تیسرے فرعون کی بیوی کہ جس نے نوزائیدہ حضرت موسیٰؑ کو سمندر میں بہتے ہوئے صندوق سے نکال کر اپنے شوہر سے کہا تھا کہ ”یہ میرے اور تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا، اسے قتل نہ کرنا ممکن ہے یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں“۔ (سورۃ القصص:10)

بعض روایات کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد کرنے میں بہت صاحب فراست نکلے۔

(مجمع الزوائد جلد10 ص473)

فراست نورانی

جہاں تک رسول کریم کی فراست نورانی اور بصیرت روحانی کا تعلق ہے اس کی شہادت تو خود عرش کا خدا دیتا ہے کہ آپؐ نے خدا کے ”نور“ سے وافر حصہ پایا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشہ کے شمع دان میں ہو اور وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہوجائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ چھوا ہو یہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(سورۃ النور:36)

اس قرآنی تمثیل میں یہ خوبصورت مضمون بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نورانی عقل الہام سے پہلے خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھی اور کئی نور حضرت خاتم الانبیاءؐ میں جمع تھے ان نوروں پر وحی الٰہی کا نور آسمانی وارد ہوا تو آپؐ کا وجود مجمع الانوار بن گیا۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 حاشیہ ص195)

یہ نور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان کی برکت سے عطا ہوتا ہے اور نہایت شیریں ثمرات پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے“ (سورۃ البقرۃ:258) ایک اور مقام پر کفر کو موت اور ایمان کو زندگی سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”پس کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور ہم نے اس کے لئے ایسا نور بنایا جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں چلتا ہے۔ کیا وہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ہے (اور) ان سے نکلنے والا نہیں“۔ (سورۃ الانعام:123)

پس فراست ایمانی سے مراد وہ آنکھ ہے جو نور الٰہی سے دیکھتی ہے۔ اور یہ قوت انسان کی ایمانی طاقت کے مطابق اسے ملتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ مقام ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو عطا ہوا جن کو قرآن میں اول المسلمین کہہ کہ بصیرت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا

”تو کہہ دے یہ میرا راستہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں بصیرت پر قائم ہوں اور وہ (بھی بصیرت پر ہے) جس نے میری پیروی کی“۔ (سورۃ یوسف:109)

رسول اللہؐ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ”مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے“ پھر آپؐ نے سورۃ حجر کی آیت 76 تلاوت فرمائی کہ ”اس میں فراست کی نظر رکھنے والوں کے لئے نشان ہیں“۔

(ترمذی (48) کتاب التفسیر سورۃ الحجر باب16)

حقیقت یہ ہے کہ سب سے بڑھ کر یہ فراست ایمانی ہمارے نبی ﷺ کو نصیب تھی پھر حسب مراتب دیگر مومنوں کو۔ چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہوتے ہیں جو لوگوں کو غور سے دیکھ کر پہچان لیتے ہیں“۔

(مجمع الزوائد جلد10 ص473)

اللہ تعالیٰ کی طرف کامل طور پر جھکنے اور دعاؤں کے ذریعہ اس سے مدد چاہنے کے نتیجہ میں ایمانی فراست بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی طرف خالص توبہ کرتے ہوئے جھکو۔ بعید نہیں کہ تمہارا ربّ تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے“۔ (سورۃ التحریم:9)

ہمارے نبی ﷺ اپنی صبح کا آغاز نماز فجر سے پہلے اس دعا سے کرتے تھے۔ ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ میری قبر بھی روشن کر دے۔ میرے سامنے اور پیچھے بھی روشنی ہو۔ دائیں اور بائیں بھی روشنی ہو، اوپر اور نیچے بھی نور ہو۔ میری سماعت اور بصارت کو بھی جلا عطا کر۔ میرے بال اور جلد بھی نورانی کر دے۔ میرے گوشت اور خون میں بھی نور بھر دے۔ مولیٰ! میرا نور بڑھا دے اور مجھے نور عطا کر دے اور مجھے سراپا نور ہی بنادے۔

(ترمذی (49) کتاب الدعوات باب30)

پیشانی کے آثار سے پہچان

رسول اللہ کی فراست کی یہ گواہی بھی قرآن شریف میں ہے کہ ”آپؐ حاجت مندوں کو ان کے چہرے کے آثار سے پہچان لیتے ہیں“ (سورۃ البقرۃ:247) آپؐ نے فرمایا ”مسکین وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گھروں میں جا کر ایک دو لقمے یا کھجوریں مانگتا پھرے بلکہ مسکین وہ ضرورت مند ہے جسے ایسی آسائش میسر نہ ہو جو اسے سوال سے بے نیاز کر دے۔ مگر وہ لوگوں سے مانگتا نہیں پھرتا۔ نہ ہی عام لوگوں کو اس کی حالت کا علم ہوتا ہے کہ وہ اس کو صدقہ دے سکیں“۔

(مسلم (13) کتاب الزکوۃ باب35)

ایک دفعہ رسول کریم ﷺ مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک نادار شخص اندر

آیا۔آپؐ نے فرمایا لوگو! صدقہ دو۔کچھ لوگوں نے صدقہ دیا۔آپؐ نے اس میں سے دو کپڑے اس مفلوک الحال کو عطا فرمائے اور دوبارہ ارشاد فرمایا کہ لوگو! صدقہ دو تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقہ میں دے دیا آپؐ نے فرمایا تم نے دیکھا نہیں کہ یہ شخص خستہ حال مسجد میں آیا مجھے امید تھی کہ تم اس کی حالت دیکھ کر صدقہ کرو گے مگر تم نے صدقہ نہ کیا تو مجھے کہنا پڑا کہ صدقہ دو پھر تمہارے صدقہ میں سے میں نے اسے دو کپڑے دیئے اور کہا صدقہ دو تو اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے ایک صدقہ میں دے دیا اور مجھے اسے ڈانٹ کر کہنا پڑا کہ اپنا کپڑا واپس لے لو۔

(مسند احمد جلد 3 ص 25)

اس بصیرت روحانی کا ایک اور شاندار نظارہ حضرت ابو ہریرہؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دفعہ شدت فاقہ سے میرا بُرا حال تھا اور میں نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ میں اس رستے پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔حضرت ابو بکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کھلا پلا کر سیر کردیں۔مگر وہ چلے گئے اور ایسا کچھ بھی نہ کیا۔پھر میرے پاس سے حضرت عمرؓ گزرے ان سے بھی میں نے اپنی اسی غرض سے قرآن کی ایک آیت کی تفسیر پوچھی۔ وہ بھی چلے گئے اور میرے لئے کچھ نہ کیا۔پھر میرے پاس سے حضرت محمد مصطفیؐ کا گزر ہوا۔ میرے کچھ پوچھنے سے پہلے ہی آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرادیئے۔ وہ میرے چہرے کے آثار دیکھ کر میرے دل میں جو کچھ تھا اس کی ساری حقیقت جان گئے اور فرمایا ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسولؐ اللہ! فرمایا ”میرے ساتھ چلو“ میں آپؐ کے پیچھے ہولیا۔آپؐ اپنے گھر تشریف لے گئے اور مجھے بھی اندر بلالیا۔گھر میں آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ موجود پایا۔گھر والوں سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے بتایا فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے۔آپؐ نے فرمایا ابو ہریرہ! جاؤ اور مسجد سے اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔ یہ وہ لوگ تھے جن کا اپنا کوئی گھر بار نہ تھا اور رسولؐ اللہ کے تحفے تحائف پر ہی اُن کا گزارہ ہوتا تھا۔ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ اتنا تھوڑا سا دودھ کیسے اصحاب صفہ میں پورا پڑے گا جبکہ اپنی بھوک مٹانے کے لئے اس دودھ کا سب سے زیادہ حقدار میں اپنے آپ کو ہی سمجھتا تھا۔ مجھے یہ خیال بھی آیا کہ جب وہ لوگ آئیں گے تو رسولؐ اللہ مجھے ہی ارشاد فرمائیں کہ میں ان میں دودھ بانٹوں۔ مجھے امید نہ تھی کہ میرے لئے بھی کچھ دودھ بچ رہے گا۔مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا۔ خیر میں انہیں بلا لایا جب وہ رسول اللہؐ کے گھر میں بیٹھ چکے تو وہی ہوا جس کا ڈر تھا حضورؐ نے فرمایا لو اب ان کو دودھ پلاؤ۔ میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور وہاں موجود ہر شخص کو دودھ پلانے لگا، یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو جاتا تو پیالہ مجھے دے دیتا اور میں دوسرے شخص کو پیالہ دے دیتا اور جب وہ سیر ہو جاتا تو پیالہ مجھے واپس دے دیتا۔ پھر میں تیسرے شخص کو دے دیتا جب وہ سیر ہو جاتا تو پیالہ مجھے دے دیتا۔بالآخر میں وہ پیالہ لے کر نبی کریمؐ کے پاس پہنچا۔سب لوگ سیر ہو کر دودھ پی چکے تھے۔ رسول اللہؐ نے پیالہ لے کر اپنے ہاتھ پہ رکھا اور مجھے دیکھ کر تبسم فرمایا اور کہنے لگے ابو ہریرہ! اب میں اور تم باقی رہ گئے عرض کیا جی ہاں! رسولؐ اللہ نے فرمایا اب بیٹھو اور پیو۔ میں بیٹھ کر پینے لگا آپؐ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا مگر آپؐ فرما رہے تھے اور پیو۔ یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب تو میرے اندر دودھ جانے کی کوئی گنجائش نہیں فرمایا پھر لاؤ مجھے دو۔ میں نے دودھ کا وہ پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔آپؐ نے اللہ کی حمد کی اور اس کا نام لے کر باقی ماندہ دودھ نوش فرمالیا۔

(بخاری (84) کتاب الرقاق باب 17)

اپنے صحابہ کی طبع شناسی

قرآن شریف میں رسول اللہ ﷺ کی یہ خصوصیت بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ منافقوں کو ان کے آثار اور لہجہ سے پہچان لیتے ہیں (سورۃ محمد: 31) اس کی بے شمار واقعاتی مثالیں احادیث میں موجود ہیں۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ ایک دفعہ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ آپؐ نے ایک شخص کو جسے میں مومن یقین کرتا تھا اس میں سے عطا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے علم کی بنا پر اس کی سفارش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرے نزدیک تو یہ مومن ہے، آپؐ نے فرمایا یا مسلمان؟ یعنی اس سے بھی بڑھ کر فرمانبرداری اختیار کرنے والا حضرت سعدؓ کی بار بار کی سفارش پر رسولؐ اللہ یہی جواب دیتے رہے اور تیسری بار فرمایا اے سعد! میں ایک شخص کو دیتا ہوں جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے۔مگر میں اسے فتنہ سے بچانے کے لئے اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ آگ میں نہ گرادے۔

(بخاری (2) کتاب الایمان باب 17)

رسول کریمؐ اپنے بلند مرتبہ صحابہؓ کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے بارہ میں بھی خوب معرفت رکھتے تھے۔آپؐ کی فراست روحانی نے بھانپ لیا تھا کہ آپؐ کے بعد حضرت ابو بکرؓ آپ کے جانشین ہوں گے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک موقع پر حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ ابو بکرؓ اور اس کے بیٹے کو بلا کر (خلافت کی) وصیت کر دوں، مبادا اعتراض کرنے والا کوئی اعتراض کرے یا خواہش کرنے والا کوئی خواہش کرے۔ پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ (ابوبکرؓ کے علاوہ) کسی کو خود ہی ردّ فرمادے گا اور مومن بھی اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا انکار کردیں گے۔

(بخاری (97) کتاب الاحکام باب 51)

یہی وجہ تھی کہ آپؐ نے اپنی آخری بیماری میں امامت نماز کے لئے حضرت ابو بکرؓ کو ارشاد فرمایا اور باوجود حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے اصرار کے کہ حضرت عمرؓ امامت کروائیں آپؐ نے فرمایا کہ ”تم یوسف والیاں ہو۔ابو بکرؓ کو کہو کہ وہی نماز پڑھائیں“ نیز فرمایا کہ ”جن لوگوں میں ابو بکرؓ موجود ہوں مناسب نہیں کہ کوئی اور ان کو نماز کی امامت کرائے“۔

(ترمذی (50) کتاب المناقب باب 16)

رسولؐ اللہ کی یہ بصیرت افروز باتیں بظاہر ناموافق حالات میں منّ وعن اسی طرح پوری ہوئیں، جس کا اشارۃً اظہار آپ نے قبل از وقت فرمادیا تھا۔ ایک موقع پر آپؐ نے حضرت عمرؓ کی روحانی استعدادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”تم سے پہلے لوگوں میں محدّث (یعنی صاحب الہام) ہوا کرتے تھے۔اور میری امت میں اگر کوئی ان میں سے ہوا تو عمرؓ ضرور ہوں گے۔

(بخاری (66) کتاب فضائل الصحابہ باب 6)

رسول اللہؐ نے فرمایا کوئی نبی نہیں گزرا مگر میری امت میں اس کی نظیر موجود ہے، حضرت ابو بکرؓ حضرت ابراہیم کے نظیر، حضرت عمرؓ حضرت موسیٰؑ کے نظیر، حضرت عثمانؓ حضرت ہارونؑ کے نظیر اور حضرت علیؓ میرے نظیر ہیں اور جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھے تو وہ حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھ لے۔

(کنز العمال جلد 11 ص 757)

آغاز اسلام میں تبلیغی حکمت عملی

رسولؐ اللہ کی ساری زندگی ہی نور الٰہی کے جلووں سے لبریز ہے۔آپؐ کی سوچیں آپؐ کے اقدام سب نورانی معلوم ہوتے ہیں۔

دعویٰ نبوت کے بعد آنحضور ﷺ نے پہلی حکمت عملی یہ اختیار کی کہ اسلام کا پیغام مخفی طور پر انفرادی تبلیغ کے ذریعہ مکہ کے شریف النفس اور سمجھدار لوگوں تک پہنچایا جائے۔ابتدائی تین سال تک اسی طریق پر عمل رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھول کر پیغام پہنچانے کا حکم ہوا۔

(سورۃ الحجر: 95)

توقع یہ تھی کہ قبیلہ قریش کے چودہ خاندانوں میں سے جو باہم معاہدوں میں بندھے ہوئے تھے، سب سے پہلے آپؐ کا قبیلہ بنو ہاشم پیغام اسلام پر توجہ کرے گا۔مگر جب قریبی رشتہ داروں کو تبلیغ کا حکم ہوا تو رسولؐ اللہ نے اپنے ان رشتہ داروں کو بڑی حکمت عملی سے دعوتِ طعام کے ذریعہ پیغام پہنچانے کا اہتمام کیا۔جس پر چالیس حاضرین اکٹھے بھی ہوئے مگر آپؐ کے چچا ابو لہب نے کھانے کے بعد بدمزگی پیدا کر کے انہیں منتشر کر دیا اور آپؐ کا پیغام سننے نہ دیا۔اگلی دفعہ آپؐ نے پھر دعوت کی اور کھانے سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو پیغام پہنچایا۔مگر سوائے حضرت علیؓ کے کسی نے ساتھ نہ دیا۔

بعد میں دیگر قبائل قریش کو کوہ صفا پر پیغام پہنچاتے ہوئے گفتگو کا جو انداز آپؐ نے اختیار فرمایا وہ کمال حزم وبصیرت کا حامل تھا۔آپؐ نے فرمایا کہ ”اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے دامن سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کو ہے تو کیا تم میری بات کو سچ جانو گے؟“ سب نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے پیغام اسلام دے کر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔اس کے بعد جب مخالفت کا طوفان بدتمیزی اُٹھا تو رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ نے یہ حکمت عملی اختیار کی کہ ایک عرصہ تک مکہ کی گھاٹیوں میں مخفی نماز پڑھتے رہے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 1 ص 275)

ابتدائی دور میں مکہ سے حضرت عبداللہؓ بن ارقم کا گھر رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کی خاموش تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنا۔اسی زمانہ میں طفیل بن عمرو دوسیؓ اور ابوذر غفاریؓ نے مخفی طور پر اسلام قبول کیا۔

(مستدرک الحاکم جلد 3 ص 576)

جب مخالفت زیادہ ہوگئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب کو کمال دوراندیشی سے یہ مشورہ دیا کہ حبشہ میں ایک عادل بادشاہ ہے وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا، تم لوگ وہاں ہجرت کر جاؤ۔ چنانچہ کچھ لوگ حبشہ ہجرت کر گئے۔ (الوفا جلد 1 ص 149)

مکہ میں پیچھے رہ جانے والے کمزوروں میں خبابؓ اور یاسرؓ کے خاندان کے علاوہ غلاموں اور لونڈیوں کو شدید اذیّتوں کا سامنا تھا۔ رسولؐ اللہ کے لئے سوائے صبر کی تلقین اور دعا کے کوئی چارہ نہ تھا۔حضرت بلالؓ کو آپؐ کی ہی تحریک پر حضرت ابو بکرؓ نے خرید کر آزاد کیا۔اس زمانہ میں آپؐ کی صبر اور مظلومیت اور دعا کی حکمت عملی کا بھی غیر معمولی اثر ہی تھا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

شعب ابی طالب میں مسلمانوں اور بنو ہاشم سے قریش کے تین سالہ معاشی ومعاشرتی بائیکاٹ کے دوران رسول اللہؐ نے غیر معمولی حکمت عملی سے کام لے کر ان مشکل حالات کا مقابلہ کیا۔ رسولؐ اللہ کی حفاظت کے لئے روزانہ رات کو آپؐ کے سونے کی جگہ بدلنی پڑتی تھی۔مکہ میں اپنے ہمدردوں اور بہی خواہوں سے رات کے

اندھیرے میں رابطے رکھ کر غلّہ اور غذائی اشیاء حاصل کی جاتی تھیں۔

حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد مکہ میں رسول اللہؐ پر مظالم کا سلسلہ بڑھ گیا تو آپؐ نے طائف جاکر بنوثقیف کو اسلام پہنچانا چاہا۔مگرانہوں نے ظلم وزیادتی سے اس پیغام کو ٹھکرا دیا۔اب دوبارہ مکہ میں آکر اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی بااثر سردار کی پناہ لینی ضروری تھی۔اس مقصد کے لئے آپؐ نے بعض شرفائے مکہ کا انتخاب کرکے انہیں پیغام بھجوایا کہ مجھے اپنے ربّ کا پیغام پہنچانے کے لئے تمہاری پناہ درکار ہے ۔ دوسرداروں نے تو اپنی کمزوری کا عذر کیا مگر مطعم بن عدی آپؐ کی امیدوں پر پورا اترا۔ وہ جرأت مند سردار آپؐ کو اپنے مسلح بیٹوں اور بھتیجوں کی معیت میں مکہ لایا۔ ابوجہل نے اسے دیکھ کر پوچھا کہ کیا آپ نے ان کو پناہ دی ہے؟ مطعم نے کہا 'ہاں' پھرانہوں نے اپنی حفاظت میں خانہ کعبہ کا طواف کروایا۔ رسول اللہؐ نے مطعم کی وفات کے بعد بھی اس کی شرافت اور احسان کو یاد رکھا۔

(تاریخ الطبری جلد1 ص555)

اس زمانہ میں رسول اللہؐ نے موسم حج اور عرب کے مشہور میلوں کے موقع پر دعوت اسلام کی تدبیر فرمائی اور ایک ایک قبیلہ کے پاس جاکر ان کے علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے امان چاہی۔اس بابرکت حکمت عملی کے نتیجہ میں بالآخر یثرب سے حج پر آنے والے اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگوں سے آپؐ کا رابطہ ہوگیا اور 12 سال نبوی کو عقبہ اولیٰ میں یثرب کے 12 افراد کو قبول اسلام کی سعادت عطا ہوئی۔آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ اپنے نمائندہ حضرت مصعبؓ بن عمیر کو بھجوا کر وہاں اسلام کے نفوذ کی راہ ہموار کی۔جس کی برکت سے اگلے سال حج کے موقع پر 72 افراد نے اسلام قبول کیا۔ان وفود سے بھی مکہ کی گھاٹیوں میں رات کی تاریکی میں ملاقاتیں ہوتی تھیں چنانچہ حضرت عباسؓ نے انصار مدینہ کو اس موقع پر مشرکین کے جاسوسوں سے خبردار رہ کر ممکنہ خطرہ سے بچنے کی تلقین کی تھی۔

(طبقات الکبریٰ جلد1 ص220، 221)

یثرب میں اسلام کو ایک مرکز میسر آیا تو رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو مکہ سے وہاں ہجرت کی اجازت عطا فرمادی اور مسلمان قافلے یثرب پہنچنے لگے۔ باوجودیکہ سب سے زیادہ خطرہ مکہ میں حضورؐ کی ذات کو تھا۔مگر آپؐ نے سب سے آخر میں اس وقت ہجرت کی جب مکہ میں بیمار، کمزور یا مجبور ومحبوس کے سوا کوئی باقی نہ رہ گیا۔اس دوران حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے اجازت ہجرت چاہی تو آپؐ نے کمال دوراندیشی سے انہیں انتظار کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ شاید اللہ تعالیٰ آپ کا ساتھی پیدا کردے اور پھر جونہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہوئی تو خود دوپہر کے وقت آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے گھر جاکر اطلاع دی۔ دریں اثناء حضرت ابوبکرؓ اپنے خادم رہنمائے سفر، سواریوں و زادراہ سمیت تیار ہو گئے۔ دوبارہ رات کے وقت حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹانے کے بعد آپؐ مشرکین کے محاصرہ سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے اور تاریکی میں ان کے بڑے دروازے کی بجائے گھر کی عقبی کھڑکی سے نکل کر غار ثور کو روانہ ہوگئے۔الغرض ہجرت مدینہ کے سفر میں قدم قدم پر دعاؤں کے ساتھ حضورؐ کی یہ تدابیر بھی بہت کارگر ثابت ہوئیں۔

(طبقات الکبریٰ جلد1 ص225، 226)

پھر ہجرت کے سفر میں رسول اللہؐ نے جو راستہ اختیار فرمایا اس میں بھی انتہائی احتیاط اور بصیرت سے کام لیا کیونکہ آپ کی گرفتاری کے عوض سواونٹوں کے انعام کے لالچ میں کئی لوگ تعاقب میں تھے۔آپ کبھی ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ اس حکمت عملی سے چلے کہ عام راستہ کے متوازی رہ کر سیدھا جانے کی بجائے اس راستہ کو عبور کرکے کبھی دائیں اور کبھی بائیں نکل جاتے۔یوں آپ کا یہ سفر مخفی رہا کہ سوائے ایک تعاقب کرنے والے کے کوئی آپ کا سراغ نہ پاسکا۔

ہجرت کے بعد حضرت عباسؓ کو مکہ میں رکھنے کی حکمت عملی

رسول اللہؐ نے انتہائی بصیرت سے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو جو آغاز میں ہی اسلام قبول کرچکے تھے، مکہ کی مخالفت میں اپنا اسلام مخفی رکھنے اور ہجرت کے وقت پیچھے مکہ ٹھہرنے کی ہدایت فرمائی تاکہ بنوہاشم کے سپرد بیت اللہ کے حاجیوں کو پانی پلانے اور قیام امن کی بابرکت خدمت سے یہ خاندان محروم نہ ہو۔ان کی دوسری اہم ذمہ داری ہجرت مدینہ کے بعد مکہ کے حالات سے رسول اللہؐ کو مطلع رکھنا تھا ۔ چنانچہ حضرت عباسؓ آپؐ کو سب احوال لکھ کر بھجوادیتے تھے۔

حضرت عباسؓ کے مکہ ٹھہرنے کا تیسرا فائدہ پیچھے رہ جانے والے کمزور مسلمانوں کی مخفی امداد تھی۔یہی وجہ ہے کہ جب بھی حضرت عباسؓ نے رسول اللہؐ سے مدینہ آنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ آپ کا مکہ میں ٹھہرنا ہی جہاد ہے ۔بعد میں غزوہ بدر، احد وغیرہ کے موقع پر حضرت عباسؓ کی بروقت اطلاعات کا مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوا۔

(طبقات الکبریٰ جلد1 ص83)

ہجرت کے بعد مدینہ میں بے شمار مسائل کا سامنا تھا۔آپؐ نے کمال حکمت سے مؤاخات کے نظام کے ذریعہ مہاجرین اور انصار مدینہ کو بھائی بھائی بناکر مسلمانوں کی ایک تنظیم کردی اور نہایت حکمت سے قرعہ اندازی کے ذریعہ ہر گھر میں دس مہاجرین کے لئے فوری بندوبست فرمایا۔ انصار مدینہ نے ان سے حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر سلوک کیا۔ (مسند احمد جلد 6 ص4)

علاوہ ازیں نئی جگہ مہاجرین کے لئے رہائش اور کھانے کے انتظام کے علاوہ ان کی تعلیم وتربیت اور انہیں لکھنا، پڑھنا سکھانے اور نمازوں وغیرہ کے لئے تعمیر مساجد کا انتظام کروایا گیا۔پھر آپؐ نے مدینہ اور اس کے ماحول پر توجہ فرمائی اور مدینہ کے یہود اور دیگر غیر مسلموں اور اردگرد کے قبائل سے معاہدات کرکے مسلمانوں کے لئے ایک محفوظ راہ اختیار فرمائی۔

''میثاق مدینہ'' رسول اللہؐ کے نہایت فراست مندانہ اقدامات میں سے ایک تھا۔

میثاق مدینہ

اس تحریری معاہدہ کے نتیجہ میں مدینہ اور اس کے ماحول میں موجود غیر مذاہب اور اقوام کے ساتھ منصفانہ برتاؤ اور حسن سلوک کے علاوہ آزادیٔ مذہب اور قیام امن کے زریں اسلامی اصول کے عملی نمونے واضح ہوکر سامنے آئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے ہجرت مدینہ کے ابتدائی سالوں میں جب مسلمان اقلیت میں تھے جب کہ وہاں کے باشندوں کی اکثریت یہودیوں اور مشرکین وغیرہ پر مشتمل تھی۔منافقین ان کے علاوہ تھے۔ان حالات میں وہاں ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھنا بظاہر ناممکن تھا۔ یہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی فراست وبصیرت کا کمال تھا کہ ہجرت کے صرف تین ماہ کے اندر آپؐ نے میثاق مدینہ کے پہلے تحریری دستور کا یہ کام کر دکھایا۔جس کا مقصد حصول اقتدار نہیں بلکہ قیام امن تھا۔

مدینہ کی مسلمان اقلیت کو نہ صرف مکہ سے خطرہ تھا بلکہ مدینہ اور اس کے اردگرد کے تمام غیرمسلموں، یہود اور مشرکین سے وہ معرض خطر میں تھے۔ اس کا حل آنحضرت ﷺ نے کمال دانشمندی اور حسن تدبر سے میثاق مدینہ کے ذریعہ نکالا۔ اس سے بھی پہلے آپؐ نے نہایت دوراندیشی سے اوس وخزرج کے برسرپیکار قبائل میں سے نومسلم خاندانوں کے بارہ نقیب مقرر فرماکر انہیں مہاجرین کے ساتھ اخوت کے رشتہ میں باندھ کر منظّم کردیا تھا۔

دورحاضر کے مشہور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب نے میثاق مدینہ پر اپنی کتاب ''دنیا کا پہلا تحریری دستور'' میں اس معاہدہ پر مفصّل بحث کی ہے۔اس کی سب سے نمایاں خوبی وہ حقوق ہیں جن کا پہلی بار اس میں اعلان کیا گیا۔اس معاہدہ نے نہ صرف مدینہ کے متحارب قبائل کے مابین جاری اس جنگ کو ختم کردیا، جس نے ان کی معاشرت کو تباہ کرکے رکھ دیا تھا بلکہ اس میں غیر مذاہب خصوصاً یہود اور مشرکین کے ساتھ تمام دیگر قبائل کے مقابل پر امت واحدہ کے طور پر ایک دوسرے کی مدد کا معاہدہ ہوا۔

اس معاہدہ میں مدینہ منورہ کے نواح میں آباد متعدد قبائل میں سے نسبتاً زیادہ معروف قبیلے بنونضیر، بنوقینقاع اور بنوقریظہ ہی اس معاہدہ میں فریق نہ تھے بلکہ ان کے تمام ذیلی قبائل بھی شامل تھے جن کے نام معاہدہ کے تاریخی متن میں آج بھی محفوظ ہیں۔ میثاق مدینہ کی اہم شقیں یہ تھیں۔

1۔قریشی مسلمان، یثرب کے مسلمان، ان کی اتباع کرنے والے، ان کے ساتھ الحاق کرنے والے، ان کے ہمراہ جہاد کرنے والے دیگر لوگوں کے علاوہ یہ سب ایک امت ہیں۔

2۔کوئی مسلمان یا اس کے اہل وعیال اس وحدت میں فتنہ وفساد اور تفرقہ پیدا نہیں کریں گے۔مسلمان کے ہاتھوں اگر کوئی غیر مسلم مارا جائے تو قاتل کو قانون کے مطابق سزادی جائے گی۔

3۔ معاہدہ میں شامل کوئی گروہ خون بہا کی مقررہ حدود میں تخفیف یا ترمیم نہیں کرے گا اس معاہدہ میں کوئی بے جا سفارش نہ چلے گی۔

4۔ کسی غیر مسلم کو حق نہ ہوگا کہ کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچائے۔

5۔حصول انصاف کی خاطر مسلمان کو یہودی کی مدد میں کوئی روک نہ ہوگی۔

6۔کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے خلاف پناہ نہیں دے گا۔ نہ ہی کسی غیر مسلم سے حاصل ہونے والے مال کی حفاظت کا ذمہ اٹھائے گا۔

7۔کوئی مسلمان کسی یہودی پر ناحق تہمت نہیں لگائے گا۔

8۔ یہود اور مسلمان باہم خیر خواہی سے رہیں گے۔

9۔فریقین اپنے ہمسائے کی حفاظت کریں گے خواہ اس کا مذہب کوئی بھی ہو۔

10۔کسی بھی فساد اور شرارت کرنے والے کو پناہ نہیں دی جائے گی۔

جیسا کہ پہلی شق سے ظاہر ہے اس میثاق کا پہلا اہم نکتہ وحدت تھا کہ دین اسلام (جس کی بنیاد توحید ہے) عملی طور پر مسلمانوں اور دیگر اقوام کو معاشرتی حقوق میں برابری کی سطح پر امت واحدہ بنانا چاہتا ہے۔جس کے نتیجہ میں ہر فرق اور تمیز ختم ہوکر رہ جاتی ہے۔وحدت وہ پہلی اساس ہے جو ایک مضبوط، پرامن اور پاکیزہ معاشرے کی عمارت قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔

میثاق مدینہ کا دوسرا اور تیسرا نکتہ قیام امن،

قانون قصاص اور باہمی کفالت، ضمانت اور دیت کے نظام کو واضح کرتا ہے۔ جس کی موجودگی میں ریاست مدینہ کے پُرامن معاشرہ کے قیام اور استحکام میں بہت مدد ملی۔

میثاق مدینہ کا چوتھا، پانچواں اور چھٹا نکتہ قیام عدل و انصاف اور نظام مساوات کو ظاہر کرتا ہے، جو اسلامی معاشرے کا اہم ستون ہے۔ معاہدہ کی ایک شق یہ بھی تھی کہ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَاحِدَةٌ يُجِيرُ عَلَيْهِم اَدْنَا هُمْ یعنی اللہ تعالیٰ کا ذمہ ایک ہے، مسلمانوں کا ادنیٰ فرد مرد ہو یا عورت کسی کو پناہ دے دے تو اس کی پابندی سب پر لازم ہوگی۔ دیگر نکات معاہدہ باہمی اخوت، غیر مسلم ہمسایوں سے رواداری، ظلم کے خلاف جہاد اور عزت کی حفاظت کے آئینہ دار ہیں۔

الغرض ریاست مدینہ کے آئین میں مذہب رنگ ونسل اور جنس کے کسی امتیاز کے بغیر بنیادی انسانی حقوق کی واضح اور یقینی طور پر ضمانت دی گئی اور جان و مال اور آبرو کے تحفظ میں ریاستی شہریوں میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا گیا۔

میثاق مدینہ کے گہرے مطالعہ سے کئی اور اصول بھی مستنبط ہوسکتے ہیں۔ تاہم ان موٹی شرائط سے ہی ایک ریاست کے داخلی اور خارجی جملہ امور سے متعلق واضح احکامات صاف ظاہر ہیں۔ داخلی لحاظ سے قیام امن، تنازعات کے فیصلوں کے لئے عدالت کے قیام، نظام دیت و خون بہا، جنگی اخراجات سے متعلق مالی نظام اور مذہبی آزادی کی واضح تنقیحات اس دستور میں موجود تھیں اور خارجی لحاظ سے بیرونی دشمن کے مقابل پر ریاست مدینہ کے اقوام وقبائل کا اتحاد ایسے اہم امور تھے جن کے بغیر کسی ریاست کا تصور نامکمل ہے۔

مختصر یہ کہ میثاق مدینہ کے بعد نواح مدینہ کے قبائل سے معاہدات کے نتیجہ میں مدینہ ایک مختلف اقوام و مذاہب اور رنگ ونسل کا عالمی شہر ہوتے ہوئے ایک اقلیت کے ذریعہ ناقابل تسخیر بنا دیا گیا۔ اسی معاہدہ کے نتیجہ میں کمزور مسلمانوں کو مکہ جیسی طاقتور ریاست کے حملہ سے کامیاب دفاع کی طاقت نصیب ہوئی تھی۔ اس معاہدے کے جملہ نکات پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے ہوئے ہی پہلی اسلامی ریاست مضبوط بنیادوں پر قائم ہوئی پھر یہ ریاست شرق و غرب میں تیزی سے پھیلتی چلی گئی جو انسانیت کی عظمت اور ترقی کی علامت بنی اور اس دنیا کے سامنے صحیح تہذیب و تمدن اور عظیم ثقافت کے درخشاں مظاہرے پیش کئے۔

الغرض میثاق مدینہ کا عظیم الشان معاہدہ قیام امن، انصاف، مساوات اور مذہبی آزادی کے لئے اپنے مخصوص پس منظر میں رسول اللہؐ کا ایک ایسا اہم کارنامہ تھا جس کی خصوصیات دور حاضر کے ترقی پذیر معاہدات کے تقابلی مطالعہ پر نمایاں ہوکر سامنے آتی ہیں...... چنانچہ ساری دنیا پر حکومت کرنے والی سلطنت برطانیہ کا 1215ء میں بادشاہ جان (King John) کے ذریعہ ہونے والا میگنا کارٹا (Magna Carta) کا معاہدہ ہو، 1689ء میں جاری ہونے والے بنیادی شہری حقوق کی آئینی دستاویز (Bill of Rights) یا 1700ء کا کسانوں اور مزدوروں کے اقتصادی حقوق کا قانون (The Act of Settlement) یا پھر 1911ء کا (The Act of Parliament) ان تمام دستاویزات میں شہری حقوق کے جو وعدے بہت بعد میں کئے گئے کئی صدیاں قبل میثاق مدینہ کے ذریعہ وہ حقوق زیادہ بہتر رنگ میں محفوظ کردیئے گئے تھے۔

اسی طرح جدید تہذیب کے علمبردار ریاستہائے متحدہ امریکہ کا بنیادی آئینی ڈھانچہ Constitutional Convention ہو یا میثاق اقوام متحدہ Charter of United Nations ان کے ساتھ میثاق مدینہ کے تقابلی مطالعہ سے بھی یہی عیاں ہوتا ہے کہ اپنے ماحول، پس منظر اور تمدن کے اعتبار سے میثاق مدینہ کہیں زیادہ شان اور عظمت رکھتا ہے۔

مثال کے طور پر میثاق اقوام متحدہ میں 26 جون 1945ء کو یہ مقاصد بیان کئے گئے تھے کہ

''عالمی سطح پر اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور انسانی حقوق کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی تعاون کا حصول تاکہ انسانی حقوق کا فروغ وحوصلہ افزائی اور بغیر نسل، جنس، زبان یا مذہب کی تجویز کے بنیادی آزادیوں کی فراہمی ممکن ہوسکے'' اسی طرح دیگر انسانی حقوق مساوات، قیام امن، آزادی ضمیر کے فروغ اور قیام صحت وغیرہ کا بھی اس چارٹر میں ذکر کیا گیا۔ بالآخر 10 دسمبر 1948ء کو اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے طور پر منظور کیا گیا۔ مگر یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ یہ منشور کوئی معاہدہ نہیں بلکہ محض ایک اعلان تھا جس کی پابندی تمام اقوام عالم کے لئے ضروری نہیں تھی۔

اس لحاظ سے میثاق مدینہ ایک طرف یونائیٹڈ نیشنز کیلئے مشعل راہ ہے تو دوسری طرف مسلمان حکومتوں کے لئے بھی اس میں سبق ہے جو اس قدیم تحریری دستور میثاق مدینہ کی داعی ہونے کے ساتھ یونائیٹڈ نیشنز کے چارٹر کی بھی حامی ہیں۔

میثاق اقوام متحدہ (Charter of UNO) اور میثاق مدینہ میں یہ فرق نمایاں ہے کہ میثاق مدینہ کے اعلان کے بعد مدینہ کی اسلامی حکومت نے خود بھی دل و جان سے اس پر عمل کی کوشش کی بلکہ تمام معاہدین سے بھی اس پر عمل کروایا جبکہ کئی ممالک میثاق اقوام متحدہ پر دستخط کرنے سے ہی گریزاں رہے۔

پھر میثاق مدینہ میں مردوں کی طرح عورت بھی کسی کو پناہ دینے کا برابر حق رکھتی ہے۔ جبکہ (امریکہ میں) انیسویں ترمیم کے منظور ہونے سے قبل عورتوں کو حق رائے دہی تک حاصل نہ تھا۔ بلکہ 1824ء سے 1900ء تک سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق مردوں کو امریکہ میں عورتوں کے زدوکوب کرنے کا قانونی حق حاصل رہا۔ اسی طرح امریکی عدالت عالیہ کا فیصلہ تھا کہ چودہویں آئینی ترمیم کے مساوی حقوق والی شق کا اطلاق عورتوں پر نہیں ہوتا اور انہیں مردوں کے برابر حقوق نہیں دیئے جاسکتے''۔

(D.Stanley Fitzen, In Conflict and Disorder)

پھر میثاق مدینہ کی روشنی میں جب ہم اس کے بانی حضرت محمد ﷺ کی سیرت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ آپؐ نے ہمیشہ دوسرے فریق معاہدہ یہود کی عہد شکنی کے باوجود اس معاہدہ کا نہ صرف ایفاء اور احترام فرمایا بلکہ یہود کے حق میں عادلانہ فیصلے فرمائے۔ آپؐ نے انہیں مکمل مذہبی آزادی عطا کی۔ مدینہ میں ان کی مذہبی درس گاہ، بیت مدراس قائم تھی جس میں ان کے علماء تیار ہوتے تھے اور رسول اللہؐ وہاں جاکر ان سے مذہبی گفتگو فرماتے تھے۔ یہود کے وفد مسجد نبوی میں رسول اللہؐ کی مجالس میں آکر سوال و جواب کرتے تھے۔ یہ پرامن ماحول میثاق مدینہ کا ہی مرہون منت تھا' یہی حال انصاف اور قضائی معاملات کا تھا۔

رسول اللہؐ کے ایک صحابی عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمیؓ کے ذمے ایک یہودی کا چار درہم قرض تھا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی۔ رسول اللہؐ نے مسلمان کو اس یہودی کا حق ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ عبداللہؓ نے ادائیگی کی استطاعت نہ ہونے کا عذر کیا۔ آج بھی عدالتوں میں ایسے معذور شخص کو مفلس قرار دے کر فارغ کردیا جاتا ہے۔ مگر رسول اللہؐ کا فیصلہ یہی تھا کہ ایک مسلمان کا دامن یہودی معاہد سے بدعہدی سے داغدار نہیں ہونے دیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا ''ابھی اس کا حق ادا کرو''۔ عبداللہؓ اسی وقت بازار گئے۔ انہوں نے سر کا کپڑا اتار کر تہہ بند کی جگہ باندھا اور تہ بند کی چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کردیا۔ (مسند احمد جلد 5 ص 842)

ایک دفعہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں ایک مسلمان کو سودا بیچتے ہوئے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰؑ کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے۔ مسلمان نے طیش میں آکر اس کو تھپڑ رسید کردیا اور کہا کہ نبی کریمؐ پر موسیٰؑ کو فضیلت دیتے ہو؟ وہ یہودی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسمؐ! ہم آپ کی امان میں ہیں اور اس مسلمان نے مجھے تھپڑ مار کر زیادتی کی ہے۔ نبی کریمؐ مسلمان پر ناراض ہوئے اور فرمایا مجھے نبیوں کے مابین فضیلت نہ دیا کرو۔ باوجودیکہ آپؐ افضل الانبیاء تھے مگر قیام امن کی خاطر آپؐ نے اپنی ذات کی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کیا۔

(بخاری (64) کتاب الانبیاء باب 36)

معاہدہ یہود کے زندہ لوگوں کا احترام تو الگ رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مردوں اور جنازوں کا بھی احترام کیا ایک دفعہ آپؐ کسی یہودی کا جنازہ آتے دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا۔

(بخاری (29) کتاب الجنائز باب 48)

دوسری طرف مختلف مواقع پر نبی کریمؐ اور مسلمانوں کے خلاف یہود کی طرف سے مختلف اسباب جنگ پیدا ہوئے۔ مگر آپؐ ہمیشہ درگزر فرماتے رہے مگر ان کی مسلسل عہد شکنی، غداری اور قاتلانہ منصوبوں کے نتیجہ میں بالآخر ان کو مدینہ بدر کرنا پڑا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ پر کبھی کسی یہودی کو عہد شکنی کا الزام تک لگانے کی جرأت نہ ہوئی۔

حقوق انسانی کے اس علمبردار اور قیام امن کے ضامن حضرت محمدؐ کی تعریف کرتے ہوئے مسٹر آر۔ اے۔ نکلسن رقم طراز ہیں۔

''یہ دستوری دستاویز آپؐ کی عظیم سیاسی بصیرت کی عکاس ہے کیوں کہ اس کے تحت اس مثالی امت کا وجود عمل میں آیا جس کے لئے آپؐ نے جدوجہد کی تھی۔ اور جو مذہبی مظہر کی حامل تھی اور اس کی تشکیل عملی بصیرت کی بناء پر کی گئی تھی۔ (اس ریاست میں دستور کے تحت) اعلیٰ ترین اقتدار اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کا تھا جن کے سامنے امت کے تمام اہم معاملے پیش کئے جاتے تھے تاہم امت میں یہودی اور غیر مسلم بھی شامل تھے''۔

بہترین موت

سیدنا مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر سورۃ الناس میں اپنی وفات کی نسبت حسب ذیل الہامی خوشخبری شائع فرمائی:۔

''یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ 1942ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً فرمایا...... کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہتر ہوگا اس الہام میں ...... بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی نہیں ہوگی''۔

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 571 ناشر نظارت اشاعت)

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد عقیل صاحب کارکن دفتر وقف جدید ارشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حکیم محمد عقیل صاحب مرحوم دارالیمن کی اہلیہ کا دایاں بازو گرنے کی وجہ سے کہنی سے اوپر دو جگہ سے ٹوٹ گیا ہے مبارک میڈیکل کمپلیکس سرگودھا میں آپریشن ہوا ہے اور پلیٹس اور راڈ بھی ڈال دیئے ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم رانا شبیر احمد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم رانا عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی دارالنصر شرقی کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے۔کامل شفایابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب علالت کے باعث دو تین روز سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں ۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق صاحب مرحوم لکھتی ہیں۔

میری بہو اور بھانجی مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ساجد مبشر صاحب گردوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ڈائیلائیسز ہو رہا ہے اس کے بعد کمزوری ہو جاتی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا سے نوازے۔آمین

مکرم حبیب احمد شاہد صاحب ولد مکرم قریشی مبارک احمد صاحب بھاگلپوری دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم مبشر احمد زاہد صاحب نیشنل صدر مجلس انصاراللہ جاپان کے دل کے تین والو بند ہیں اور چوتھے میں بھی نقص ہے۔آپریشن متوقع تھا۔لیکن دل کی دھڑکن بہت کمزور ہوگئی ہے جس کی وجہ سے بائی پاس نہیں ہوسکا۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور صحت والی تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

مکرم چوہدری محمد یوسف صادق صاحب کی والدہ محترمہ امینہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور آجکل پھر شدید بیمار ہیں ان کو شیخ زاید ہسپتال لاہور کے CCU میں داخل ہیں۔احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کراچی کے ایک قدیم مخلص خادم سلسلہ محترم بریگیڈیر (ر) ملک اعجاز احمد خان صاحب سابق نائب امیر کراچی ولد حضرت ملک مظفر احمد خان صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود چند دن پاکستان نیول شفاء ہسپتال کراچی میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 10/جون 2011ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا کر خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے۔لہٰذا آپ کی میت 12/جون کو ربوہ لائی گئی اور مورخہ 13/جون کو نماز فجر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب سابق نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کرائی۔مرحوم 1926ء میں قادیان کے قریب واقع گاؤں دھرم کوٹ رندھاوا میں پیدا ہوئے۔آپ کے دادا جان حضرت ملک علی محمد صاحب رفیق نے چاند سورج کا آسمانی نشان دیکھ کر پُرجوش طریق پر 1894ء میں اپنے چار بھائیوں ملک حسین بخش صاحب، ملک غلام حسین صاحب، ملک غلام احمد صاحب، ملک نور احمد صاحب کے ہمراہ قادیان حاضر ہوکر حضرت اقدس کے دست مبارک پر شرف بیعت سے سرفراز ہوئے۔مرحوم کے والد اور دادا ہر دو کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا اعزاز بفضل اللہ تعالیٰ حاصل ہوا۔مرحوم نے سکول کی تعلیم قادیان میں مکمل کی اور اپنے والد محترم کی طرح فوج میں بھرتی ہوگئے اور مختلف مقامات بشمول راولپنڈی، کراچی میں تعیناتی کے دوران نمایاں فوجی خدمات کی توفیق پائی۔1974ء میں قومی اسمبلی فیصلہ کے نتیجہ میں جب ملازمت کے حالات ناسازگار ہوگئے تو مرحوم نے 1976ء میں فراغت حاصل کر کے خود کو جماعتی خدمت کیلئے وقف کر دیا اور مختلف مقامی عہدوں پر کام کی توفیق پانے کے بعد سال ہا سال تک نائب امیر کراچی رہے۔اپنے ذاتی اوصاف کردار اور للّٰہی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ بہت فراخدل، سلجھی سوچ اور صاف واضح ذہن اعلیٰ مذاق اور ذوق سلیم رکھنے والے داعی الی اللہ تھے۔بہت نیک ،شریف النفس، بےلوث خدمت دین انسانیت کے جذبہ سے سرشار، پابند صوم وصلوٰۃ ،دعاؤں سے بہت کام لیتے اور خود کو ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رکھتے خدا کے فضل سے آپ بڑی وجیہ پُرعزم رُعب داب والی شخصیت کے مالک تھے لیکن عاجزی وانکساری بھی بہت تھی تمام چندہ جات کی بروقت ادائیگی کا خاص خیال رکھتے۔مرحوم ملک اعجاز احمد صاحب۔حضرت چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر راولپنڈی شہر وضلع کے داماد تھے۔آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ اعجاز صاحبہ، ایک بیٹا کمال احمد اعجاز اور دو بیٹیاں کاملہ اور ہماء شامل ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنی رضا کی جنت میں ہمیشہ بلندی درجات سے نوازے اور تمام لواحقین کو اپنے خاندانی ورثہ کی حفاظت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔آمین

دارالصناعۃ آٹو ورکشاپ

دارالصناعۃ ورکشاپ میں نئے مکینک اور نئے جذبے کے ساتھ ہر قسم کی گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔آئل چینج فری کروائیں نیز موبل آئل بازار سے بارعایت خریدیں۔

ماہر کاریگروں کی زیرنگرانی ڈینٹنگ اور پینٹنگ کا بہترین کام کیا جاتا ہے۔

ہر قسم کے جنریٹروں کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ورکشاپ جمعہ کو بھی کھلی رہتی ہے۔

پتہ: دارالصناعۃ ورکشاپ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول ربوہ

فون نمبر - 0334-6373996

047-6216153

شبابی®
ہربل بریسٹ روغن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

حضرت قاضی عبدالرحیم بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت: 23 جون 1881ء

وفات: 29/اکتوبر 1953ء بمقام ربوہ

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب آف قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ (متوفی 15 مئی 1904ء) کے فرزند رشید اور اپنے والد بزرگوار کی طرح خود بھی 313 رفقاء کبار میں شامل تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس مہدی موعود نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ 43 پر آپ کا نام 145 نمبر پر درج فرمایا ہے۔ آپ نے نقشہ نویسی کا کام اپنے پھوپھی زاد بھائی قاضی نظیر حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین جموں سے سیکھا اور وہیں محکمہ پبلک ورکس میں ملازم ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے چھوٹے بھائی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے اطلاع دی کہ قادیان میں محکمہ تعمیرات جاری ہونے والا ہے جس پر آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان آ گئے جہاں حضرت میر ناصر نواب صاحب مہتمم تعمیرات کے عہدہ پر فائز تھے۔سب سے پہلے محرر تعمیرات کی اسامی آپ کے لئے تجویز ہوئی مگر اپنے خلوص، محنت اور غیر معمولی فرض شناسی کی بدولت آپ کو عظیم الشان تعمیری خدمات بجالانے کی لمبے عرصہ تک توفیق ملی۔ قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی سب عظیم الشان مرکزی عمارتیں بنوانے کا شرف آپ کو ملا۔ چنانچہ بیت نور، بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کے ملحقہ کوارٹرز، منارۃ المسیح اور قصر خلافت قادیان آپ ہی کی زیرنگرانی تیار ہوا۔ علاوہ ازیں بیت اقصیٰ میں کنویں اور پانی کے انتظام کو فرش بیت کے نیچے لے جانے کی صورت آپ ہی کے ہاتھوں ہوئی۔اسی طرح بہشتی مقبرہ کے راستہ کا پُل جس کا ذکر الوصیت میں ہے نیز بہشتی مقبرہ کا کنواں آپ ہی کی نگرانی میں بنایا گیا اور پھر حضرت مسیح موعود کے مزار کی تعمیر بوقت تدفین کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی۔

قادیان کی ان مرکزی تعمیرات کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت اماں جان، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اپنے سب عمارتی کام آپ ہی کے سپرد فرماتے تھے۔

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

درخواست دعا

مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد جاوید صاحب بھیروی مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم رانا محمد ظفراللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

سعد اللہ پور کی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کا بیٹا مستنصر احمد ولد مکرم فضل کریم صاحب کو دائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم ندیم احمد الیاس صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم الیاس احمد صاحب کے پیٹ میں رسولی کا آپریشن ساحل ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ 18جون 2011ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف بھی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم محمود احمد صاحب جرمنی کے دل کے دو آپریشن 20جون 2011ء کو جرمنی کے ہسپتال میں ہوئے ہیں۔لیکن تاحال ان کو ہوش نہیں آئی۔احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ رسید

مکرم قمر حسین صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔خاکسار کی الائیڈ بینک ربوہ کی مورخہ 17 جون 2011ء کو جاری کردہ TDR رسید 675501/16 جس پر مبلغ -/225000 روپے تحریر ہیں۔کہیں گم ہوگئی ہے۔جن صاحب کو ملے اس فون نمبر پر اطلاع دیں۔شکریہ

0300-4460438

خبریں

نواز شریف ہمیں فوج سے ، جوانوں کو افسروں سے لڑانا چاہتے ہیں

صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ نواز شریف ہمیں فوج سے اور جوانوں کو افسروں سے لڑانا چاہتے ہیں۔نواز شریف کو آج کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔نواز شریف ضیاء الحق کی سیاست چاہتے ہیں،فوج سے نہیں لڑیں گے۔

خراب حالات میں حکومت اور ایجنسیاں ملوث

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک میں حالات خراب کرنے میں حکومت اور ایجنسیاں ملوث ہیں،جس قدر کرپشن آج ہورہی ہے ایسی کبھی دیکھی نہ سنی، عوام جاننا چاہتے ہیں کہ بے نظیر کے قاتل کون ہیں۔زرداری کو بے نظیر قتل کی تحقیقات میں دلچسپی نہیں۔وزراء فوج کی خوشامد میں لگے ہیں تبدیلی آ کر رہے گی۔

کالعدم تنظیم سے روابط پر بریگیڈ ئیر علی خان گرفتار

پاک فوج کے ایک سینئر حاضر سروس بریگیڈ ئیر کو کالعدم تنظیم سے روابط اور تعلقات کی بنا پر گرفتار کرلیا گیا ہے جس کی تصدیق پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ نے بھی کر دی ہے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق بریگیڈ ئیر علی خان جی ایچ کیو راولپنڈی میں ریگولیشن ڈائریکٹوریٹ میں تعینات تھے اور اس سے قبل ان کی پوسٹنگ دیگر شہروں میں بھی رہی ہے۔اس کی بعض سرگرمیوں کے حوالے سے انٹیلی جنس ادارے کافی عرصے سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ایک مشکوک ٹیلی فون کال کی بناء پر انہیں گرفتار کیا گیا ہے۔

ایبٹ آباد واقعہ پر کمیشن بنا دیا،اپوزیشن لیڈر سے اتفاق رائے ضروری نہیں

وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ایبٹ آباد واقعہ پر کمیشن بنا دیا ہے،اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ کمیشن کے قیام کے حوالے سے اپوزیشن لیڈر کی رائے ضروری ہے تاہم اتفاق رائے ضروری نہیں۔پنجاب سے زیادتی کا الزام غلط ہے۔میں شہباز شریف سے زیادہ پنجاب کا درد رکھتا ہوں، صوبائی تقسیم کی بات کرنا ملکی مفاد میں نہیں ، میرا تعلق بھی پنجاب سے ہے۔خواہ کچھ بھی ہو مفاہمتی سیاست سے دور نہیں جائیں گے۔ پنجاب اسمبلی میں بجٹ کی منظوری کیلئے نواز شریف کی پارٹی کو ووٹ دیں گے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 23جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

کوٹھی کرایہ کے لئے خالی ہے
کوٹھی نمبر 17 ناصر آباد جنوبی نزد شکور پارک کرایہ کیلئے خالی ہے
رابطہ: راجہ عبدالوہاب
047-6212210,03339795326

مردانہ،زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر
0321-7709883

FR-10

روغن زعفرانی مہرے،مُرچے،موڈھے،گٹے، گوڈے کی درد سے فوری نجات
حکیم منور احمد عزیز
چک چھٹہ حافظ آباد والے
دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

ہم پاکستان کے طول وعرض و بیرون ملک سب کے بے حد ممنون ومشکور ہیں جنہوں نے ہماری پراڈکٹ، سچی بوٹی کی اقسام کو، خاص ریشو سے ملاکر، سچی بوٹی کمپاؤنڈ S-B-Compound- مائلڈ سفوف اور ٹیبلٹ کو، نہایت دلچسپی کے ساتھ پرکھا اور سمجھا۔خون سے متعلقہ مذکورہ مختلف بیماریوں میں اور ان سے پیشتر ہی بچنے کیلئے، حفظ ماتقدم، جوکہ بہت ضروری تھا۔استعمال کرکے دکھوں کا مداوا کیا۔سستا،شافی،مجرب اور بے ضرر علاج ومعلومات مہیا کرنے اور ہر بیماری میں باقاعدہ تجربہ کے بعد ڈوز مقرر کرنے جو کہ اب تک نہ تھی۔ ہماری انتھک کوشش کو آپ کے مسلسل فون اور خطوط نے یقیناً ہمیں زبردست جلا بخشی۔باوجود شدید مہنگائی کے ہم آپ کے بے پناہ خلوص کو مدنظر رکھتے ہوئے عہد کرتے ہیں۔تعارفی قیمت جاری رکھیں گے۔تاکہ ہر ایک اسے بآسانی استعمال کر سکے۔ آپ کی سہولت کے لئے ہمارے مقرر کردہ مندرجہ ذیل سٹور ہمہ وقت آپ کی خدمت میں مصروف باعمل ہیں۔
ربوہ: نیو الکیمسٹ۔نعیم میڈیکوز،افضل برادرز،گلشن بیکرز یادگار روڈ، رحمان میڈیسن، زکریا ہاؤس ہولڈ،ورائٹی ہٹ کاسمیٹکس،صوفی ہومیو شفاخانہ
فیصل آباد: میسرز واحد ٹریڈرز، چوہدری میڈیسن مارکیٹ چنیوٹ بازار Cell:0334-6530262:
کریم میڈیکل ہال،گول امین پور بازار PH:041-2647434:
مزید تفصیلات ومشورہ کیلئے براہ راست ہماری فون لائینز 24 گھنٹے کھلی ہیں۔
پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر سے ڈسٹری بیوٹرز سٹاکسٹ بننے کیلئے فوری رابطہ کریں۔
وزہربل پراڈکٹس
(پرائیویٹ) لمیٹڈ رجسٹرڈ پاکستان۔کراچی ہیڈ آفس
Cell:0331-2334647-0300-9293818